# 8 اسٹیٹ بینک آف پاکستان بینکنگ سروسز کارپوریشن (ایس بی پی بی ایس سی)

## 8.1 عمومی جائزہ

مالی سال09ء کے دوران بینکنگ سروسز کارپوریشن (بی ایس سی) نے اپنے وظائف کی زیادہ مؤثر انداز میں بجا آوری کے لیے خود کو ایک جدید پیشہ ورانہ کارپوریشن میں ڈھالنے کے منصوبوں پر عمل درآمد جاری رکھا۔ چار مختلف سمتوں میں کام کرنے والی حکمت عملی کے نتائج ظاہر ہونے لگے ہیں۔ وہ چار سمتیں یہ ہیں: (الف) انسانی وسائل کے بارے میں مناسب اور موزوں پالیسیاں اختیار کرکے کارکردگی اور اہلیت پر مبنی کلچر کو فروغ دینا، (ب) حشو و زوائد کو حذف کرنے اور تمام شعبوں میں توانائی کو مجتمع کرنے کی غرض سے معاملاتی سلسلوں کی تنظیم نو، (ج) معمول کے کاموں کی انجام دہی کے لیے آئی ٹی سسٹمز کے استعمال کو بہتر بنانا، (د) کام کرنے کے ماحول اور طبعی ماحول کو دوستانہ بنانا۔ وظائف کی تنظیم نو کے نتیجے میں بی ایس سی نے تمام شعبوں کی توانائی کو مجتمع کرلیا ہے اور ہر وظیفے کی بنیادی اہلیت کو استعمال کیا ہے جس سے خدمات کا معیار بہتر ہوا ہے اور یہ اسٹیٹ بینک کے نہایت اہم بازو کے طور پر مصروفِ کار ہے۔ اس کے علاوہ نئے شعبوں کے قیام سے اہم وابستہ عناصر کے ساتھ قریبی تعلق استوار کرنے، اسٹیٹ بینک اور بی ایس سی کی پالیسیوں اور پروگراموں کا دائرۂ اثر اور آگاہی بڑھانے میں مدد ملی ہے۔ نیز نئے شعبے موجود اور نئے دائروں مثلاً کرنسی مینجمنٹ، ترقیاتی مالکاری، بینکاری خدمات وغیرہ میں فعالیت کا مظاہرہ کرکے اسٹیٹ بینک اور بی ایس سی کی ساکھ میں بھی اضافے کا باعث بنے ہیں۔

## 8.2 کرنسی مینجمنٹ

سال کے دوران بی ایس سی نے ملک بھر میں عمدہ معیار کے کرنسی نوٹوں اور سکّوں کی کافی مقدار میں دستیابی یقینی بنانے کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں۔ نوٹوں اور سکّوں کی وصولی، رسد اور تبادلے کے ضمن میں کارکردگی بہتر بنانے کے لیے کئی اقدامات کیے گئے۔ درج ذیل امور پر نظرثانی شدہ ہدایات کا احاطہ کرنے کے لیے ایک اہم گشتی مراسلہ جاری کیا گیا: (الف) نوٹوں کے تبادلے کی سہولت، (ب) کرنسی نوٹوں کی سالانہ توثیق، (ج) گلے ہوئے نوٹوں کا عمومی/خصوصی طریقے سے اتلاف، (د) نیشنل بینک کی تجوریوں/ذیلی تجوریوں کا معائنہ، (ہ) توثیقی برانچ، ایگزامنشین ہالز اور خصوصی ایگزامنشین ہالز کے معمولات۔ جعلی نوٹ پکڑنے اور مختلف عدالتوں میں بڑی تعداد میں زیر التوا مقدمات کے تیزی سے فیصلے کا طریقہ کار وضع کرنے کی غرض سے ایک ٹاسک فورس بھی بنائی گئی جو پولیس، ایف آئی اے، نیب، اسٹیٹ بینک اور ایس بی پی بی ایس سی کے حکام پر مشتمل تھی۔

آٹھ اقسام (یعنی 5، 10، 20، 50، 100، 500، 1000 اور 5000 روپے) کے کرنسی نوٹوں کی نئی سیریز کا اجرا 2005ء میں شروع ہوا تھا جو 2009ء میں 5 روپے کے نئے نوٹ کے اجرا سے مکمل ہوا۔ محترمہ بینظیر بھٹو شہید کی پہلی برسی کے موقع پر ان کی تصویر پر مشتمل 10 روپے کا یادگاری سکّہ 26 دسمبر 2008ء[1] کو جاری کیا گیا، بی ایس سی کے تمام دفاتر سے عام لوگوں نے 30 جون 2009ء تک یہ سکّے 3 لاکھ 80 ہزار 34 کی تعداد میں خریدے۔

شعبہ انتظام کرنسی نے کرنسی نوٹوں کی حفاظتی خصوصیات سے آگاہی پیدا کرنے اور جعلی نوٹوں سے بچنے کی معلومات بڑھانے کی غرض سے استعداد کاری اور تربیتی کے کئی پروگرام بینکوں، کاروباری طبقے، قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ارکان، عام لوگوں اور بی ایس سی کے حکام کے لیے منعقد کیے۔ سال کے دوران صرف بی ایس سی حکام کے لیے علیحدہ تربیتی پروگرام اور بینکوں، کاروباری طبقے اور عام لوگوں کے لیے 229 خصوصی آؤٹ ریچ پروگرام بھی منعقد کیے گئے۔ علاوہ ازیں کرنسی کے بہتر انتظام کے لیے سال کے دوران درج ذیل اقدامات کیے گئے:

### نئے کرنسی نوٹوں کا اجرا

بی ایس سی نے کم مالیت والے نئے کرنسی نوٹوں کے اجرا کے لیے کمرشل بینکوں کے تعاون سے رمضان کے دوران اور عیدالاضحیٰ کے موقع پر خصوصی انتظامات کیے کیونکہ ان تہواروں میں نئے نوٹوں کی طلب کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ اس سلسلے میں عام لوگوں کو اپنے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی نقل جمع کرا کے 5 اور 10 روپے کے نئے نوٹوں کا ایک ایک پیکٹ بی ایس سی کے کاؤنٹرز اور کمرشل بینکوں کی شاخوں سے لینے کی ہدایت کی گئی۔ 2008ء کے رمضان میں بی ایس سی کے کاؤنٹرز اور 16 فیلڈ آفسز پر اس سہولت سے تین لاکھ سے زائد لوگوں نے

[1] حکومت پاکستان کے فیصلے کی روشنی میں

فائدہ اٹھایا[2]۔ م س09ء کے دوران پاکستان بھر کے بی ایس سی کاؤنٹرز سے مختلف مالیت کے 306 ارب روپے کے نئے نوٹ تقریباً 1,656 ملین کی تعداد میں وابستہ عناصر خصوصاً بینکوں کو جاری کیے گئے۔ م س08ء اور 09ء میں جاری کیے گئے نئے کرنسی نوٹوں کی تفصیل **جدول 8.1** میں ہے۔

**جدول 8.1: م س08ء اور م س09ء کے دوران نئے کرنسی نوٹوں کا اجرا**
ملین روپے

| سال | نوٹ کی مالیت | | | | | | | | مجموعہ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | پانچ | دس | بیس | پچاس | سو | پانچ سو | ہزار | پانچ ہزار | |
| م س09ء | 454 | 437 | 160 | 170 | 194 | 98 | 124 | 19 | 1,656 |
| مجموعی مالیت | 2,270 | 4,370 | 3,200 | 8,500 | 19,400 | 49,000 | 124,000 | 95,000 | 305,740 |
| م س08ء | - | 640 | 159 | 13 | 310 | 121 | 143 | 20 | 1,406 |
| مجموعی مالیت | - | 6400 | 3,180 | 650 | 31,000 | 60,500 | 143,000 | 100,000 | 344,730 |

اسی طرح م س09ء کے دوران 523.3 ملین روپے مالیت کے ایک روپے، دو روپے اور پانچ روپے کے 228.5 ملین سکّے جاری کیے گئے جبکہ م س08ء میں 798.8 ملین روپے کے 367 ملین سکّے جاری کیے گئے تھے۔ دونوں برسوں کے اعداد و شمار میں فرق کا سبب جولائی 08ء میں پانچ روپے والے نوٹ کا از سرِ نو اجرا ہے جس نے پانچ روپے کے سکّے کی طلب تقریباً 30 فیصد گھٹا دی۔ جون 09ء کے اختتام پر، اعشاری سکّوں سمیت، 5,657 ملین روپے کے سکّے گردش میں تھے جبکہ جون 08ء کے اختتام پر زیرِ گردش سکّوں کی مالیت 5,432 ملین روپے تھی۔

## کرنسی میں مشینوں کا استعمال

بی ایس سی گذشتہ چار پانچ سال سے ''صاف نوٹ کی پالیسی'' (سی این پی) کو فروغ دے رہی ہے۔ اس پالیسی کے تحت ضروری ہے کہ بوسیدہ اور گلے ہوئے کرنسی نوٹ منڈی سے اٹھا لیے جائیں اور ان کی جگہ نئے نوٹ گردش میں لائے جائیں، تاہم یہ کام اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کرنسی آپریشنز میں ٹیکنالوجی اور مشینوں کو زیادہ سے زیادہ استعمال نہ کیا جائے۔ خوش قسمتی سے سی این پی کی آمد ہی سے بی ایس سی خصوصاً ملکی بینکوں میں کرنسی آپریشنز میں مشینوں کے استعمال کو فروغ دینے کے قابل ہوگئی، پاکستان میں مصروفِ کار بین الاقوامی بینکوں کی شاخوں میں کرنسی آپریشنز میں بڑی حد تک مشینوں کا یہ استعمال پہلے ہی موجود تھا۔ بی ایس سی کے کرنسی آپریشنز کو بہتر بنانے کے لیے جدید مشینیں شامل کرنے کی کوششیں بھی کی گئی ہیں اور اس غرض سے نوٹ گننے، انہیں باندھنے اور تلف کرنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی پر مبنی آلات لائے گئے ہیں۔ منسوخ شدہ نوٹوں کو مشینوں سے تلف کرنے کا سلسلہ ان فیلڈ آفسز میں بھی شروع کیا گیا ہے جہاں نوٹوں کی توثیق کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ نوٹوں کی حفاظت کا عمل مزید مستحکم بنایا گیا ہے۔

## نیشنل بینک کی تجوری شاخوں کی نگرانی

وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کا بینکوں کے ساتھ عمومی لین دین چلانے کے لیے ملک کے مختلف مقامات پر نیشنل بینک آف پاکستان کی 226 شاخوں کو تجوری/ ذیلی تجوری شاخ قرار دیا گیا ہے۔ بی ایس سی فیلڈ آفسز مقررہ مدت پر ان شاخوں کو نئے کرنسی نوٹ فراہم کرتے ہیں اور تلف کرنے کی غرض سے بوسیدہ اور ناقص نوٹ وہاں سے اٹھا لیتے ہیں۔ ان تجوری/ ذیلی تجوری شاخوں کی یومیہ نگرانی کی جاتی ہے جس کے لیے بی ایس سی کے ایشو سرکلز تمام صوبائی دارالحکومتوں میں اسٹیٹ بینک اور نیشنل بینک کے معاہدے کے تحت قائم کیے گئے ہیں۔ م س09ء کے دوران بی ایس سی کے فیلڈ آفسز نے اپنی اپنی حدود میں 38 تجوریوں/ ذیلی تجوریوں کا موقع پر معائنہ کیا اور جہاں کہیں بے قاعدگیاں پائی گئیں وہاں تادیبی کارروائی عمل میں لائی گئی۔

## سی این پی پر عمل درآمد

یہ یقینی بنانے کے لیے کہ کمرشل بینک سی این پی پر اس کی روح کے مطابق عمل درآمد کریں، بی ایس سی عام لوگوں/ کھاتہ داروں کو نئے نوٹوں کے اجرا کی نگرانی کر رہی ہے۔

[2] نیز کمرشل بینکوں سے مزید کئی گنا نئے کرنسی نوٹ لیے گئے

نگرانی کا یہ عمل رمضان المبارک کے دوران سخت کر دیا جاتا ہے۔ م س09ء کے دوران فیلڈ آفسز کی کیش مانیٹرنگ ٹیموں نے کمرشل بینکوں کی 5,670 شاخوں کا موقع پر معائنہ کیا اور ہدایات کی خلاف ورزی پر مجموعی طور پر 38 لاکھ 85 ہزار روپے جرمانہ عائد/ وصول کیا، جبکہ گذشتہ برس 3,620 شاخوں کا معائنہ کر کے 23 لاکھ 95 ہزار 5 سو روپے جرمانہ وصول کیا گیا تھا۔

### پرائز بانڈ اور قومی بچت اسکیمیں

حکومت پاکستان کے مرکزی محکمہ قومی بچت کے ساتھ ایک معاہدے کے تحت بی ایس سی پرائز بانڈ کی خرید و فروخت اور قرعہ اندازی وغیرہ کا اُس کی طرف سے انتظام کرتی ہے۔ م س09ء کے دوران عوام نے مجموعی طور پر 105.891 ارب روپے کے پرائز بانڈ خریدے اور 91.241 ارب روپے کے فروخت کیے جبکہ م س08ء میں یہ مالیتی رقوم بالترتیب 106.699 ارب روپے اور 98.422 ارب روپے تھیں۔ 30 جون 2009ء تک سرمایہ کاری میں لگائے گئے پرائز بانڈز کی مجموعی مالیت 196.585 ارب روپے تھی جبکہ 30 جون 2008ء کو یہ مالیت 181.935 ارب روپے تھی۔ اس طرح زیر جائزہ سال میں 8 فیصد اضافہ ہوا۔ م س09ء کے دوران بی ایس سی کے فیلڈ آفسز نے انعام یافتگان کے 9 لاکھ 79 ہزار 413 معاملات نمٹاتے ہوئے 14.016 ارب روپے کی انعامی رقم ادا کی جبکہ گذشتہ مالی سال 8 لاکھ 30 ہزار 146 معاملات نمٹا کر 10.820 ارب روپے ادا کیے گئے تھے۔

بی ایس سی قومی پرائز بانڈ کے علاوہ اسپیشل سیونگ سرٹیفکیٹ اور ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ کی خرید و فروخت اور منافع کی ادائیگی کا بھی انتظام کرتا ہے۔ م س09ء کے دوران بی ایس سی کے فیلڈ آفسز نے ان دونوں اقسام کے سرٹیفکیٹ کی خرید و فروخت اور منافع کی ادائیگی کے ایک لاکھ 35 ہزار معاملات نمٹائے۔ قومی بچت اسکیموں کے انتظام کے سلسلے میں دوران سال درج ذیل اہم پیش رفت ہوئی:

- فیلڈ آفسز کی طرف سے اسٹیٹ بینک بی ایس سی کراچی اور لاہور کے متعلقہ پبلک ڈیٹ آفس (پی ڈی او) کو یومیہ دستی رپورٹنگ کا روایتی طریقہ رائج تھا جسے تبدیل کر کے خودکار نظام سے منسلک کر دیا گیا ہے۔
- پرائز بانڈز کی قرعہ اندازی کے لیے ہاتھ سے چلنے والی 16 نئی مشینیں ہیوی مکینکل کمپلیکس ٹیکسلا سے بنوائی کر متعلقہ فیلڈ آفسز کو بھجوائی گئی ہیں تاکہ قرعہ اندازی کا عمل بلا رکاوٹ جاری رہے۔
- عام لوگوں کے انعامی رقم کے دعووں کی بروقت چکتائی کے لیے انتظار کا وقفہ کم کر دیا گیا ہے جس کی تفصیل **جدول 8.2** میں دی گئی ہے۔

### 8.3 حکومت کو بینکاری خدمات کی فراہمی

| جدول 8.2: انعامی رقم کے دعووں کی مدت | |
|---|---|
| ساڑھے اٹھارہ ہزار روپے تک انعامی رقم | ہاتھ کے ہاتھ ادائیگی (تیسویں قرعہ اندازی کے بعد سے) |
| ایک لاکھ پچاسی ہزار روپے تک انعامی رقم | دس ایامِ کار |
| پانچ لاکھ روپے تک انعامی رقم | پندرہ ایام کار |
| پانچ لاکھ روپے سے زائد انعامی رقم | بیس ایام کار |

بی ایس سی حکومت کے لیے بینکر کا کردار بھی ادا کرتی ہے چنانچہ ملک بھر میں پھیلے اس کے 16 فیلڈ آفسز وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کو بینکاری خدمات فراہم کرتے ہیں۔ ان خدمات میں محاصل جمع کرنا اور سرکاری محکموں کی جانب سے اخراجات کی ادائیگی کرنا شامل ہے۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک کے شعبہ مالیات اور نیشنل بینک کے معاہدے کی رُو سے وہ مختلف لیویز کی وصولی، اخراجات کی ادائیگی اور دیگر بینکاری خدمات کے حصول میں سرکاری محکموں کو سہولت دینے کے لیے بطور ایجنٹ کام کرے گا۔ وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کے حسابات بشمول زکوٰۃ حسابات کی یکجائی اور رپورٹنگ بی ایس سی کے شعبہ حسابات کے اہم کاموں میں سے ہے۔ مختلف حسابات میں حکومتی لین دین سے متعلق اعداد و شمار سے صوبوں کے اکاؤنٹنٹ جنرل، اکاؤنٹنٹ جنرل پاکستان ریونیو، پاکستان ریلویز اور دیگر محکموں کو یومیہ/ مقررہ وقفوں سے مطلع کیا جاتا ہے۔ سرکاری حسابات کی یومیہ صورتحال سے اسٹیٹ بینک کے شعبہ مالیات کو بھی آگاہ کیا جاتا ہے تاکہ وہاں سے دیگر متعلقہ فریقوں کے علم میں آجائے۔

م س09ء کے دوران بی ایس سی دفاتر نے 2.75 ملین کی تعداد میں سرکاری وصولیاں اور 3.28 ملین سرکاری ادائیگیاں نمٹائیں جبکہ م س08ء کے دوران 3.19 ملین ادائیگیاں نمٹائی گئی تھیں۔ زکوٰۃ حسابات کی دیکھ بھال، اس کی وصولی، تقسیم، یکجائی اور متعلقہ اداروں کو رپورٹنگ کرنا بھی بی ایس سی کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ مالی سال کے دوران 5.54 ارب روپے زکوٰۃ جمع ہوئی جو گذشتہ مالی سال 4.9 ارب روپے تھی۔

اسٹیٹ بینک کے بی ایس سی دفاتر اور نیشنل بینک کی شاخوں کے ذریعے، حکومت کی طرف سے جمع کیا گیا ٹیکس ریونیو متعلقہ حسابات میں منتقل کر دیا جاتا ہے اور بلا ناغہ ایف بی آر کو اس سے مطلع کیا جاتا ہے۔ دورانِ سال کلیکشن آٹومیشن پروجیکٹ (سی اے پی) کے تحت یہ معلومات برقی طریقے سے ایف بی آر کو بھی یومیہ بھیجی گئیں۔

## 8.4 ادائیگی کا نظام

ادائیگیوں اور چکتائی کا ایک مستحکم اور کارگر نظام چلانے میں بی ایس سی نے اپنے فیلڈ آفسز کے ذریعے اسٹیٹ بینک کے ساتھ تعاون جاری رکھا۔ نیشنل انسٹی ٹیوشنل فیسی لٹیشن ٹیکنالوجیز (این آئی ایف ٹی۔ نفٹ) اپنے کاموں کی انجام دہی میں جو مالی آلات استعمال کرتا ہے، بی ایس سی دفاتر ان کی آٹو میٹڈ پروسیسنگ کی نگرانی کرتے ہیں۔ ''نفٹ'' نے چار بڑے شہروں کے علاوہ ان 15 شہروں میں اپنے مراکز کھولے ہیں جہاں بی ایس سی دفاتر واقع ہیں۔ ان شہروں کے علاوہ ''نفٹ'' 164 چھوٹے شہروں اور قصبات کی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے وہاں پر واقع کمرشل بینکوں کی ایک ہزار 43 برانچوں کو خدمات فراہم کررہا ہے۔ ملک کے طول وعرض میں 183 شہروں میں 40 بینکوں کی 5 ہزار 571 سے زائد برانچیں ''نفٹ'' کی کلیئرنگ خدمات حاصل کرتی ہیں۔ جن مقامات کا ''نفٹ'' احاطہ نہیں کرتا یا جہاں پر بی ایس سی کے دفاتر موجود نہیں وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کلیئرنگ اور چکتائی کی خدمات بھی فراہم کرتا ہے۔ ''نفٹ'' کی کلیئرنگ خدمات میں شبینہ کلیئرنگ، ایک دن کے اندر انتہائی ضروری کلیئرنگ، شہروں کے مابین کلیئرنگ اور ڈالر کی مقامی کلیئرنگ شامل ہیں۔ چونکہ اب دستی کلیئرنگ نہیں کی جاتی اس لیے متعلقہ آلات میں یکسانیت کا ہونا لازمی ہے۔ چنانچہ برقی طریقے سے کلیئرنگ کے لیے ''نفٹ'' نے این سی آر کا انتہائی تیز رفتار ایم آئی سی آر ریڈر/ سارٹر آلہ استعمال کرتے ہوئے تصویری کلیئرنگ سسٹمز تشکیل دیے ہیں۔ کمرشل بینکوں اور دیگر مالی اداروں سے متعلق تمام آلات کو پہلے مرحلے میں اس طرح یکساں بنایا جارہا ہے کہ مشین انہیں پڑھ سکے۔ دوسرے مرحلے میں سرکاری محکموں سے کہا جائے گا کہ وہ اپنی ادائیگیوں کے آلات کو یکساں بنائیں۔ اس پر کام شروع ہو چکا ہے۔ م س 09ء کے دوران بذریعہ ''نفٹ'' کلیئر کیے گئے آلات کی مجموعی تعداد 7 کروڑ 36 لاکھ چار ہزار 570 تھی۔ بروقت مجموعی چکتائی کے نظام (آر ٹی جی ایس) کو مستحکم بنانے میں بھی بی ایس سی دفاتر فعال کردار ادا کررہے ہیں۔ اس سلسلے میں ان دفاتر نے پروجیکٹ ٹیموں کے ساتھ کئی تجربہ کار افسر متعین کیے ہیں جو انہیں مطلوبہ معاونت اور معلومات فراہم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر فیلڈ آفس میں مالی اداروں کو ان کے جاری کھاتوں کے ذریعے بین البینک چکتائی کی سہولتیں فراہم کی جارہی ہیں۔

## 8.5 زرمبادلہ کا لین دین اور عدالتی فیصلہ

بی ایس سی کے شعبہ زرمبادلہ آپریشنز نے اپنے وابستہ عناصر کو زرمبادلہ کے لین دین کی انجام دہی میں خدمات کا سلسلہ دوران سال جاری رکھا اور یہ تجارتی و نجی ترسیلات، پروجیکٹ ادائیگیوں، سفری اجازت ناموں وغیرہ کی سرگرمیوں میں مصروف رہا۔ اس شعبے نے مختلف شعبوں مثلاً ٹیکسٹائل، پی ٹی اے، مصنوعی کھاد، موٹر سائیکل صنعت کو دی جانے والی زر اعانت کی ادائیگیوں سے نمٹنے کا کام بھی کیا۔

سرکاری سطح پر میزانی پابندیوں اور بندشوں کی وجہ سے م س 09ء ٹیکسٹائل اور دیگر شعبوں کے تحقیق و ترقی فنڈز کے حوالے سے بحرانی دور ثابت ہوا۔ ایس آر اوز کے جواز، میعادی کیسز اور اہلیت کے حامل کیسز کے حجم جیسے امور پر بحث کے لیے وزارت خزانہ میں کئی اجلاس منعقد ہوئے۔ یہ مسئلہ بالآخر فروری 09ء میں وفاقی کابینہ کے اس فیصلے سے حل ہوا کہ ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کو تحقیق و ترقی کے دعووں کی ادائیگی کے لیے 4 ارب روپے جاری کر دیے جائیں۔ فروری سے جون 09ء تک مختلف بینکوں سے بی ایس سی دفاتر کو تقریباً 42 ہزار 642 تحقیق و ترقی دعوے موصول ہوئے جن میں سے 40 ہزار 138 جائز دعووں کو 2.3 ارب روپے ادا کر دیے گئے۔

مارچ 08ء میں موٹر سائیکل صنعت کو بھی تحقیق و ترقی میں معاونت حاصل کرنے کی اجازت دی گئی۔ برآمد کردہ ہر ایک مکمل موٹر سائیکل پر 50 ڈالر (پاکستانی روپے میں) دینے کا اعلان کیا گیا۔ بجٹ کے تاخیر سے یعنی مئی 2009ء میں اعلان کے باوجود شعبہ زرمبادلہ آپریشنز نے زیر جائزہ سال کے دوران موصولہ 44 میں سے 43 دعووں پر 24 ملین روپے ادا کیے۔

پیورٹیرف تھیلک ایسڈ (پی ٹی اے) کے استعمال کنندگان کو م س 09ء کے دوران 7.5 فیصد کے حساب سے ہرجانے کی ادائیگی بھی شعبہ زرمبادلہ آپریشنز کے لیے ایک اہم کام تھا۔ مصنوعی کھاد کی درآمد پر مال برداری زر اعانت کی ادائیگی بھی اس شعبے کے لیے معمول بنا رہا چنانچہ درآمد کنندگان کو اس مد میں 7.6226 ارب روپے ادا کیے گئے۔ دوران سال کی گئی ادائیگیوں کی شعبہ وار تفصیل **جدول 8.3** میں دی گئی ہے۔

م س09ء کے دوران شعبہ زرمبادلہ عدالتی امور (ایف ای اے ڈی) نے برآمدات کی واجب الادا رقوم کے حصول کی مہم جاری رکھی۔ شعبے کو دوران سال برآمد کنندگان کی عدم ادائیگی کے ملک بھر سے 694 کیسز موصول ہوئے جبکہ م س08ء میں یہ تعداد 905 تھی۔ 804 کیسز نمٹائے گئے جن میں سے کچھ کیسز گزشتہ مالی سال کے بھی تھے۔ اقتصادی سست روی اور متعدد دشواریوں کے باوجود شعبہ برآمدات کی واجب الادا 12.22 ملین ڈالر کے مساوی رقم حاصل کرنے میں کامیاب رہا جبکہ گزشتہ مالی سال یہ رقم 12.32 ملین ڈالر تھی، چنانچہ 0.1 ملین ڈالر یا 0.8 فیصد کی معمولی کمی آئی۔ کراچی، لاہور، سیالکوٹ، فیصل آباد اور ملتان میں متعلقہ عدالتوں کے توسط سے حاصل ہونے والی واجب الادا رقوم کی تفصیل **جدول 8.4** میں دی گئی ہے۔

**جدول 8.3: مصنوعی کھاد کی درآمد پر بار برداری زراعانت کی ادائیگی**

وزن ملین کلوگرام میں، رقم ملین روپے میں

| دفتر | وزن | رقم |
|---|---|---|
| کراچی | 293.3 | 6,482.5 |
| لاہور | 25.9 | 1,140.2 |
| **مجموعہ** | **319.2** | **7,622.7** |

**جدول 8.4: ایجوڈیکیشن عدالتوں کے ذریعے حاصل شدہ رقوم**

رقوم کی واپسی ملین ڈالر میں، ردوبدل فیصد میں

| ایجوڈیکیشن عدالتوں کا مقام | | حاصل شدہ رقوم | | |
|---|---|---|---|---|
| | تعداد | م س08ء | م س09ء | ردوبدل |
| کراچی | 3 | 5.5 | 5.4 | -1.6 |
| لاہور | 2 | 3.5 | 1.6 | -53.2 |
| فیصل آباد | 1 | 2.4 | 3.5 | 49.0 |
| ملتان | 1 | 0.4 | 0.2 | -43.6 |
| سیالکوٹ | 2 | 0.6 | 1.5 | 129.6 |
| مجموعہ | 9 | 12.3 | 12.2 | -0.8 |

شعبے نے متعلقہ اہلکاروں کو زرمبادلہ کی سرگرمیوں اور قانونی امور سے متعارف کرانے کی غرض سے فیڈرل جوڈیشل اکیڈمی، اسلام آباد میں ایک ہفتے کا تربیتی پروگرام بھی منعقد کیا۔ اس کے علاوہ شکایات کی وصولی کا نظام بہتر بنانے کے لیے فی الحال کراچی صدر دفتر میں ایڈمنسٹریٹو آفس (عدالت) قائم کیا گیا ہے۔ یہ دفتر اس بات کو یقینی بنائے گا کہ شکایت کنندہ نے عدالتی کارروائی سے پہلے کی تمام رسمی شرائط پوری کرلی ہیں، چنانچہ اس طرح کیسز کا بروقت فیصلہ کرنے میں مدد ملے گی۔

## 8.6 ترقیاتی مالکاری میں معاونت

شعبہ معاونت برائے ترقیاتی مالکاری (ڈی ایف ایس ڈی) اور اس کے 13 فیلڈ یونٹس (ڈی ایف ایس یونٹس) کے قیام کا مقصد اسٹیٹ بینک کے ترقیاتی مالکاری گروپ کو اس میدان میں نمایاں حیثیت دلانا ہے تاکہ مرکزی بینک کی پالیسیوں اور اقدامات کو نہایت بنیادی سطح پر عام کرکے ان پر عمل درآمد کرایا جائے اور ان پر فیڈ بیک حاصل کیا جائے۔

م س09ء کے دوران ڈی ایف ایس ڈی ترقیاتی مالکاری گروپ کی پالیسیوں کے فروغ اور نفاذ میں اپنا کردار ادا کرتا رہا۔ سال کے دوران کیے گئے اہم اقدامات میں فوکس گروپس کے اجلاس، آگاہی کے فروغ کے پروگرامات، مختلف علاقوں میں زرعی/ ایس ایم ای/ مائکروفنانس میلوں کا انعقاد، زرعی اور ایس ایم ای سروے، ترقیاتی مالکاری ریویو کی تیاری اور ڈی ایف ایس یونٹس کے عملے اور کمرشل بینکاروں کی استعداد کاری کے لیے پروگراموں کا انعقاد شامل ہے۔

زرعی مالکاری، ایس ایم ای مالکاری اور مائکروفنانس کے فوکس گروپس بی ایس سی کے 13 فیلڈ آفسز میں قائم ہیں، انہوں نے اپنے اپنے شعبے کو درپیش مسائل پر گفتگو کے لیے ہر سہ ماہی میں باہمی ملاقات کی، اور ان مسائل کے حل کے لیے اور متعلقہ شعبوں/ علاقوں میں مالی خدمات کا دائرہ وسیع کرنے کی غرض سے مقامی سطح پر حکمت عملی تیار کی۔ ان گروپوں کا ایک فائدہ یہ ہے کہ یہ اسٹیٹ بینک اور مالی شعبے کی پالیسیوں کے فروغ اور ان پر ردعمل جاننے کے لیے ایک پلیٹ فارم مہیا کرتے ہیں۔ نیز مالی نظام کی وسعت اور گہرائی کے لیے اسٹیٹ بینک کے پالیسی اقدامات کو رواج دینے میں بھی ان گروپوں نے معاونت کی ہے۔ م س09ء کے دوران فوکس گروپوں کے 114 اجلاسوں میں سے زرعی مالکاری پر 38، ایس ایم ای پر 39 اور خرد مالکاری پر 37 اجلاس ہوئے۔

اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک کی پالیسیوں، مصنوعات اور خدمات کے بارے میں آگاہی پھیلانے کی غرض سے ملک کے مختلف علاقوں میں 14 زرعی، ایس ایم ای اور خرد مالکاری میلے منعقد کیے گئے۔ ڈی ایف ایس یونٹس اور بینکوں کے باہمی تعاون سے منعقدہ یہ میلے اس شعبے کے وابستہ عناصر کے مابین شراکت کو فروغ دینے میں مددگار ثابت ہوئے ہیں۔ نیز

مسائل پر غور وخوض کے لیے مقامی ایوان ہائے صنعت وتجارت اور کاشتکاروں اور تاجروں کی تنظیموں کے اشتراک سے آٹھ ورکشاپ اور سیمینار بھی ہوئے جن کی سفارشات اسٹیٹ بینک کے متعلقہ شعبوں کو بھیج دی گئیں تاکہ انہیں پالیسی پر ردعمل کے طور پر استعمال کیا جائے۔ زرعی/ ایس ایم ای اور خرد مالکاری شعبوں کے بارے میں سمجھ بوجھ بڑھانے کی غرض سے دوران سال ڈی ایف ایس یونٹس، اور کمرشل بینکوں کے کریڈٹ آفیسرز کے لیے ترقیاتی مالکاری پر کئی تربیتی پروگرام کیے گئے۔

ڈی ایف ایس ڈی نے زراعت، گلہ بانی اور محاصل کے صوبائی محکموں کے ساتھ اشتراک بہتر بنانے کے لیے کوشش جاری رکھی جس کا مقصد یہ تھا کہ صوبائی حکومتوں کے اقدامات سے کاشتکاروں کو آگاہ رکھا جائے۔ اس سلسلے میں مئی 09ء میں دوسرا ''بین الصوبائی زرعی ورکشاپ'' منعقد ہوا جس سے بینکوں اور متعلقہ سرکاری محکموں کو مل بیٹھنے اور تبادلہ خیال کا موقع ملا۔ ورکشاپ میں عزم ظاہر کیا گیا کہ زرعی اور گلہ بانی کے شعبوں کو مالی خدمات کی فراہمی میں پائیدار اضافے کے لیے بینکوں اور متعلقہ سرکاری محکموں کے درمیان شراکت کو فروغ دیا جائے گا۔ پنجاب کے محکمہ گلہ بانی نے بینکوں کو پیش کش کی کہ وہ صوبہ بھر میں پھیلے اس کے تقریباً 3600 دفاتر کے توسط سے گلہ بانوں کو مالی خدمات مہیا کر سکتے ہیں۔

ایس ایم ای/ زرعی شعبوں سے بینکوں کے گریز کی بڑی وجہ ان شعبوں کی حرکیات سے ان کی لاعلمی بھی ہے۔ اس مسئلے کے حل کی غرض سے وابستہ عناصر، خصوصاً بینکوں کی آگاہی میں اضافے کے لیے ڈی ایف ایس ڈی نے تحقیقی مطالعے اور سروے شروع کیے ہیں۔ سال کے دوران سکھڑ اور گوجرانوالہ اضلاع کے زرعی اور ایس ایم ای سروے کر کے وابستہ عناصر کو بھیجے گئے اور مزید ابلاغ کے لیے سروے رپورٹیں اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر رکھ دی گئیں۔ جنوبی پنجاب کی پٹی میں علاقائی منڈیوں کی تلاش اور علاقے کی معیشت کے بارے میں جاننے کے لیے ایک سروے کا بھی دوران سال آغاز کیا گیا۔ اس سلسلے میں بینکوں، زرعی محکموں، مرکزی کاٹن کمیٹی، تعلیمی وتحقیقی اداروں وغیرہ جیسے تمام وابستہ عناصر سے تفصیلی مشاورت کے بعد سروے کا جامع سوالنامہ تیار کیا گیا۔ اس کے علاوہ نمونہ بندی، سروے ٹیموں کی تشکیل اور معلومات جمع کرنے کے طریقے میں بہت غور وخوض سے کام لیا گیا تاکہ جمع کیے گئے اعداد وشمار نہایت معیاری ہوں۔ سروے کا فیلڈ ورک مکمل ہو چکا ہے اور سروے رپورٹ م س10ء کی دوسری سہ ماہی میں آنے کا امکان ہے۔ یہ سروے زرعی/ ایس ایم ای منڈیاں کھوجنے کی بی ایس سی کی کوششوں کا حصہ ہیں تاکہ وابستہ عناصر خصوصاً بینکوں کو ان منڈیوں کی حرکیات سے بہتر آگاہی دی جا سکے۔ امید ہے کہ ان اقدامات کے نتیجے میں ترقیاتی مالکاری کی ابھرتی ہوئی منڈیوں میں بینک اطمینان کے ساتھ داخل ہو سکیں گے اور منڈی کی ضروریات کے مطابق مصنوعات اور خدمات تیار کر سکیں گے۔

ترقیاتی مالکاری یونٹوں کا ایک اور اقدام صنعتی کلسٹر کے مطالعوں کی تیاری ہے۔ اب تک 9 صنعتی کلسٹرز چنے گئے ہیں جن کا مطالعہ رواں مالی سال کے دوران کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ تمام وابستہ عناصر کے ساتھ روابط کی استواری اور اشتراکِ عمل بڑھانے کے لیے ان یونٹوں نے اکثر فیلڈ آفسز میں اپنے اپنے علاقوں کے کمرشل بینکوں کے ترقیاتی پروفائل اور متعلقہ فریقوں کا ڈیٹا بیس دوران سال مکمل کر لیا ہے۔

ترقیاتی مالکاری کی نمو برقرار رکھنے کے لیے ماہر اور تربیت یافتہ اہلکاروں کی مناسب فراہمی لازمی ہے، چنانچہ ڈی ایف ایس ڈی نے تعلیمی اداروں کے ساتھ روابط استوار کرنے پر خصوصی توجہ دی ہے تاکہ تعلیم وتعلّم سے وابستہ طبقے کو ملک میں ابھرتی ہوئی ترقیاتی مالکاری منڈی سے باخبر رکھا جائے۔ ترقیاتی مالکاری کے بعض فیلڈ یونٹوں اور چیف منیجرز نے اپنے علاقوں کے تعلیمی اداروں کی طرف سے منعقدہ سیمینارز اور ورکشاپس سے خطاب کیا اور متعلقہ اساتذہ کو اس شعبے میں پیش رفت سے آگاہ کرنے کے لیے اپنے اجلاسوں میں مدعو بھی کیا۔ ڈی ایف ایس یونٹس نے تعلیمی اور پیشہ ورانہ تربیتی اداروں کے دورے یا ان کے ساتھ جو اجلاس م س09ء کے دوران منعقد کیے ان کی تعداد 34 ہے۔

ڈی ایف ایس ڈی نے سال کے دوران ایک جامع ''ڈیولپمنٹ فنانس ریویو'' (ڈی ایف آر) بھی مرتب کیا جس میں مالی نظام کی گہرائی اور وسعت بڑھانے والے اسٹیٹ بینک اور مالی شعبے کے دیگر شریک اداروں کے اقدامات اور ان کے اثرات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ڈی ایف آر میں مختلف دائروں کے رجحانات اور ان کی علاقائی تقسیم کے علاوہ اس امر پر بھی بحث کی گئی ہے کہ مختلف صوبوں کے مابین اور خود صوبوں کے اندر مالی خدمات کی فراہمی میں تفاوت کیوں پائے جاتے ہیں۔

## 8.7 اندرونی آڈٹ اور کنٹرولز

بی ایس سی کی طرح کے بڑے، اور آپریشنز سے تعلق رکھنے والے اداروں میں اندرونی آڈٹ اور کنٹرول کو نہایت اہمیت دی جاتی ہے۔ اس عمل میں بی ایس سی کے مختلف ذیلی اداروں اور شعبوں میں بزنس پروسیسز، رائج کنٹرول سسٹمز اور ضوابط کی پابندی کا معروضی اور غیر جانبدارانہ جائزہ لیا جاتا ہے۔ دوران سال بی ایس سی کے شعبہ اندرونی آڈٹ (آئی اے ڈی) میں بڑے پیمانے پر تنظیم نو کی گئی۔ بی ایس سی دفاتر میں کام کرنے والے انٹرنل آڈٹ یونٹس (آئی اے یوز) کو ختم کر دیا گیا ہے کیونکہ ان کے اور آئی اے یوز کے ایک ہی کام کو الگ الگ دوبار کرنے سے ان کی افادیت ختم ہوگئی تھی، دوسرے بزنس پروسیسز کو خودکار کر دیا گیا ہے اور فیلڈ آفسز میں آئی اے یوز کی نگرانی میں انتظامی مسائل حائل تھے۔ ان کی جگہ اب کراچی اور لاہور میں دو آڈٹ مراکز بنا دیے گئے ہیں، ہر مرکز کم از کم جوائنٹ ڈائریکٹر کے عہدے کے افسر کی سربراہی میں کام کرے گا اور عملی اور انتظامی امور پر بی ایس سی کے ڈائریکٹر آئی اے ڈی کو رپورٹ کرے گا۔ کراچی صدر دفتر اور فیلڈ آفسز کی ذمہ داریاں دونوں مراکز میں تقسیم کر دی گئی ہیں (جیسا کہ **جدول 8.5** میں دکھایا گیا ہے) کہ وہ مقررہ وقفے سے وہاں آڈٹ کریں، ضوابط نافذ کریں اور تفویض کردہ دیگر وظائف انجام دیں۔ آڈٹ مراکز کی تشکیل سے بی ایس سی کے آڈٹ اور کنٹرول وظائف میں بہتری، ڈپلی کیشن کے خاتمے اور انتظامی کارگزاری بڑھنے کی امید ہے۔

جدول 8.5: آڈٹ مراکز اور ان کے سپرد کیے گئے شعبے/دفاتر

| نمبر | مقام | سپرد کردہ شعبے/دفاتر |
|---|---|---|
| 1 | آڈٹ مرکز کراچی | صدر دفتر کراچی کے شعبہ جات، نارتھ ناظم آباد کراچی، حیدر آباد، سکھر، کوئٹہ، بہاول پور اور ملتان کے دفاتر |
| 2 | آڈٹ مرکز لاہور | لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، راول پنڈی، اسلام آباد، مظفر آباد، پشاور اور ڈیرہ اسماعیل خان کے دفاتر |

م س09ء کے دوران فیلڈ آفسز کے 22 بزنس پروسیسز کا ''رسک رجسٹر'' تشکیل دیا گیا، ان پروسیسز میں امانتی کھاتے، سرکاری کھاتے، برآمدی نومالکاری اور ٹریژری کیش یونٹس شامل ہیں۔ ''رسک رجسٹر'' ان پروسیسز کے خطرات کا پتہ چلا کر ان کی زمرہ بندی 'بلند خطرہ' 'اوسط خطرہ' اور 'معمولی خطرہ' کے زمروں میں کرے گا اور ان کے کنٹرولز نرم پڑنے کی نشان دہی کرے گا۔ سال کے دوران 16 فیلڈ آفسز اور صدر دفتر کراچی کے 4 شعبوں کا سالانہ مالی/عملی آڈٹ کیا گیا اور مشاہدات پر مشتمل آڈٹ بریفس ڈپٹی گورنرز/ مینجنگ ڈائریکٹر کو بھجوائے گئے۔ ہر آڈٹ ٹیم کا کمپلائنس آفیسران آڈٹ بریفس میں اجاگر کیے گئے امور کے بروقت حل اور آڈٹ رپورٹس کی مکمل پابندی کو یقینی بناتا ہے۔ بی ایس سی کے 15 فیلڈ آفسز کا آئی ٹی آڈٹ بھی کیا گیا، اسٹیٹ بینک کے آئی ایس ٹی ڈی کو ارسال کردہ آئی ٹی آڈٹ رپورٹس میں سسٹم کی اندرونی کمزوریاں بیان کی گئیں۔ اس کے علاوہ کنٹرول کی خامیوں اور خطرات کا پتہ چلانے کے لیے گلوبس سسٹم، اوریکل اور ایچ آر آئی ایس کا سسٹم آڈٹ بھی کیا گیا جس کی رپورٹ آئی ایس ٹی ڈی کو بھجوائی گئی۔

شعبہ اندرونی آڈٹ کا فاصلاتی نگراں ونگ (او ایس ڈبلیو) اس امر پر نظر رکھتا ہے کہ اندرونی کنٹرول سسٹمز موزوں اور مؤثر ہیں، عملی کارگزاری مناسب ہے اور آئی اے یوز کی رپورٹس/ ماہانہ گوشوارے متعلقہ پالیسیوں کی مکمل تعمیل کی تصدیق کر رہے ہیں۔ م س09ء کے دوران آئی اے یوز نے اپنے ماہانہ گوشواروں میں 286 نمایاں بے قاعدگیوں کی نشان دہی کی۔ فاصلاتی نگراں ونگ نے ان کے تفصیلی معائنے کے بعد 188 کو بڑی بے قاعدگیاں قرار دیا۔ اصلاحی اور/ یا حفاظتی اقدامات کے لیے ان کی تفصیل آئی اے یوز کی سفارشات کے ساتھ متعلقہ چیف منیجر اور سربراہ شعبہ کو ارسال کر دی گئی۔

بی ایس سی کے بورڈ کی آڈٹ ذیلی کمیٹی آئی اے ڈی کی کارکردگی کی بھی نگرانی کرتی ہے۔ اس کمیٹی کے سال میں دو اجلاس ہوئے جن میں بیرونی آڈٹرز کے خط، آئی اے ڈی کے بزنس پلان اور بی ایس سی کے آڈٹ بریفس پر سہ ماہی پیش رفت کو زیر بحث لایا گیا۔

## 8.8 انسانی وسائل کا انتظام

شعبہ انسانی وسائل (ایچ آر) کسی ادارے میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ شعبے کی فعالیت اور اہلیت کو برقرار رکھنا م س09ء کے دوران انتظامیہ کے لیے ایک بڑا چیلنج تھا۔ انتظامی طریقوں میں ردوبدل کے معاملے میں شعبہ افرادی قوت (پرسونیل مینجمنٹ) سب سے آگے ہے چنانچہ اس نے موجودہ ایچ آر پالیسیوں اور پروگراموں پر نظر ثانی کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ بہترین روایات رائج کیں ساتھ ہی اس نے صف اول کا ادارہ بننے کا انتظامیہ کا وژن پورا کیا۔ سال کے دوران کیے گئے اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

**رائٹ سائزنگ۔** انتظامی ردوبدل کے منصوبے کے تحت اور آٹومیشن، بزنس پروسیس ری انجینئرنگ اور کرنسی آپریشنز کی میکنائزیشن کے پیش نظر دوران سال رائٹ سائزنگ کا سلسلہ جاری رہا۔ بی ایس سی کی افرادی قوت 30 جون 08ء کو 4,666 تھی جو معمول کی اور قبل از وقت سبک دوشی اور استعفوں وغیرہ کے نتیجے میں 30 جون 09ء تک گھٹ کر 4,551 رہ گئی (دیکھئے **جدول 8.6**)۔

**جدول 8.6: اسٹیٹ بینک، بی ایس سی کی افرادی قوت**

| | جون کے اختتام پر | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| زمرہ | م س08ء | | | م س09ء | | |
| | صدر دفتر کراچی | فیلڈ دفاتر | مجموعہ | صدر دفتر کراچی | فیلڈ دفاتر | مجموعہ |
| 1۔اسٹیٹ بینک سے عارضی تبادلے پر آئے ہوئے | 25 | 11 | 36 | 30 | 21 | 51 |
| 2۔سرکاری محکموں میں بطور نمائندہ گئے ہوئے | - | 7 | 7 | - | 7 | 7 |
| 3۔عام ملازمت | 408 | 2,073 | 2,481 | 410 | 1,993 | 2,403 |
| 4۔رقوم کی ذمہ داریاں | 0 | 1,739 | 1,739 | 0 | 1694 | 1694 |
| 5۔انجینئرنگ | 86 | 90 | 176 | 82 | 90 | 172 |
| 6۔دیگر ٹیکنکل/ ایکس کیڈر وغیرہ | 98 | 129 | 227 | 95 | 129 | 224 |
| **مجموعہ** | **617** | **4,049** | **4,666** | **617** | **3934** | **4551** |

**انتظامی فورمز۔** شعبہ جاتی سربراہان کے فورم اور چیف منیجرز کی کانفرنس جیسے انتظامی فورمز کو بحال کیا گیا۔ شعبہ جاتی سربراہان کے فورم کا دائرہ کار وسیع کرتے ہوئے پالیسی اور حکمت عملی کے امور پر غور وخوض کو اس میں شامل کیا گیا۔ اسی طرح چیف منیجرز کی کانفرنس پالیسیوں پر اولین ردعمل جاننے کا فورم رہا ہے، اب یہ بھی پالیسی اور حکمت عملی کے امور میں دخل دے سکے گی۔ ان فورمز کے باقاعدگی سے انعقاد کے نتیجے میں کارکنوں میں شرکت کا احساس پختہ ہوا ہے، فیصلہ سازی کے عمل میں معاون آرا کا معیار بلند ہوا ہے اور پالیسیوں پر عمل درآمد میں نمایاں بہتری آئی ہے۔

**کارکردگی کی جانچ اور بہتری کا نظام۔** اہلیت کی بنیاد پر کارکردگی کی جانچ اور بہتری کا نظام (پی ایم آئی ایس) م س08ء-07ء سے درمیانے منیجروں (او جی4 اور زائد) کے لیے نافذ ہے۔ م س09ء سے یہ نظام او جی2 اور اس سے اوپر کے تمام افسروں پر لاگو ہو گیا۔ بینک کے اپنے ٹرینرز اور فیسی لٹیٹرز (سہولت کاروں) پر مشتمل ٹیم نے متعلقہ افراد کے لیے کارکردگی کی منصوبہ بندی کی 37 اور کارکردگی کی جانچ کی 42 ورکشاپس ملک بھر میں منعقد کیں۔ ان ورکشاپس کا مقصد کارکنوں کے کارکردگی اہداف کو ادارے کے مجموعی تزویراتی اہداف سے، جن سے بزنس پلانز بنتے ہیں، ہم آہنگ کرنا تھا تاکہ افسران اپنی کارکردگی کی مؤثر منصوبہ بندی اور اس پر عمل کریں۔ فیلڈ آفسز کے لیے پی ایم ایس کی مخصوص ٹیم نے موقع پر جا کر کارکنوں کو رہنمائی فراہم کی، چنانچہ اس سسٹم کے تحت جانچ کا عمل کامیابی سے مکمل کر لیا گیا۔

**جانشینوں کی تیاری۔** سینیئر عہدوں پر جانشینی کے لیے موجودہ ٹیلنٹ کو تیار کرنا بی ایس سی کی ایچ آر انتظامیہ کے لیے نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ م س 09ء کے دوران مخصوص وظائف کے لیے اور انتظامی تربیت کے پروگرام تشکیل دے کر متعلقہ افسران کی تربیت کی گئی۔ او جی4 پر ترقی پانے والے دو، اور او جی۔5 تک پہنچنے والے ایک گروپ نے حال ہی میں نباف اسلام آباد میں 20 روزہ 'مڈل مینجمنٹ ٹریننگ پروگرام' کامیابی سے مکمل کیا جو کہ اسٹیٹ بینک بی ایس سی کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ ہے۔ اس پروگرام میں شرکا کی تجزیاتی وفیصلہ سازی کی مہارت اور قائدانہ صلاحیتیں اجاگر کرنے کی غرض سے سافٹ اسکلز ماڈیول اور بینک کی بنیادی سرگرمیوں کا احاطہ کیا گیا۔

اسی طرح، مستقبل کے منیجروں کی تیاری کے لیے عملے کے ارکان کی مختلف ذمہ داریوں پر باری باری تعیناتی کی پالیسی پر باقاعدگی سے عمل کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں انفرادی کارکردگی، جاب سے استفادے کے معیار اور جاب پر رہنے کے عرصے کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔

**ایچ آر پالیسی میں مسلسل بہتری۔** آفیسر گریڈ6 کے تنخواہ اسکیل میں نئی پوزیشن کا اضافہ بی ایس سی کی تاریخ میں یادگار پیش رفت ہے۔ اس سے نہ صرف درمیانی سطح کے بی ایس سی

منیجروں کے لیے مواقع پیدا ہوئے بلکہ انتظامیہ کو بھی موقع ملا کہ مستقبل میں بڑی ذمہ داریاں تفویض کرنے کے لیے وہ باصلاحیت منیجروں کا ایک پُول بنائے۔اسی طرح کیش کی ذمہ داریوں پر کام کرنے والے ٹریژری افسران کو بھی ترقی کے مواقع ملے ہیں کہ انہیں جانچ اور امتحان سے گذار کر ان کی خدمات عمومی ذمہ داری کے عہدوں کو منتقل کی جائیں۔ چھ افسران نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا ہے۔

کیریئر اور صلاحیت کی ترقی کے ساتھ ساتھ انتظامیہ نے کارکنوں کو جامعات سے اعلیٰ پیشہ ورانہ اہلیت کے حصول کی ترغیب دینے کی غرض سے کیش ایوارڈ پالیسی نافذ کی، چنانچہ فیلڈ آفسز اور ہیڈ آفس کے کئی کارکنوں نے بزنس اور مینجمنٹ اسکولوں سے تعلیم حاصل کی۔ جامعات کے بزنس کے طلبہ کو اسٹیٹ بینک اور بی ایس سی میں ملازمت پر راغب کرنے اور ملک کی اقتصادی و سماجی ترقی میں اپنا حصہ ڈالنے پر انہیں متوجہ کرنے کے لیے انٹرن شپ پروگرام شروع کیے گئے ہیں اور فیلڈ آفسز میں بھی ان کا آغاز کیا جارہا ہے۔انٹرنیز کو معقول مشاہرہ دیا جاتا ہے۔

کارکردگی کی بنیاد پر تنخواہ میں سالانہ اضافے کی شرح بڑھادی گئی ہے۔معاوضوں اور ثانوی فوائد میں اضافے سے کارکنوں میں کام کرنے کا جذبہ اور کارکردگی بڑھی ہے۔اس سلسلے میں ہارڈ ایریا الاؤنس، اوورٹائم اور سفری اخراجات، کنٹریکٹ پر کام کرنے والے سیکورٹی گارڈز کی تنخواہوں میں اضافہ کیا گیا، معاون عملے کو بھی آرام وتفریح (آر اینڈ آر) کی سہولت دی گئی، دوران ملازمت فوت ہونے والے کارکنوں کی چھٹیوں کے عوض رقم لواحقین کو ادا کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

### 8.9 ادارہ جاتی پیش رفت/تبدیلی کا منصوبۂ عمل

اسٹیٹ بینک بی ایس سی کو نئی صورت دینے کی انتظامیہ کی کوششیں تیز کرنے کے لیے ادارہ جاتی پیش رفت/ تبدیلی کا منصوبۂ عمل شروع کیا گیا۔کنسلٹنٹ کمپنی سیدات حیدر مرشد ایسوسی ایٹس کی خدمات حاصل کی گئیں کہ وہ اندرونی اور بیرونی حالات کو پیش نظر رکھ کر ادارے کا ایک تشخیصی مطالعہ کرے اور ادارہ جاتی پیش رفت/ تبدیلی کا منصوبۂ عمل تجویز کرے تا کہ ادارے میں بنیادی تبدیلیاں متعارف کرائی جائیں اور اسے معیاری خدمات فراہم کرنے والا ادارہ بنایا جائے۔اس مطالعے کے نتیجے میں کئی رپورٹیں تیار ہو چکی ہیں جن کا تعلق ادارے کی موجودہ صورتحال، مستقبل کے ادارہ جاتی پیش رفت/ تبدیلی کے منصوبۂ عمل، نگرانی اور جانچ کے طریقہ کار اور مجوزہ منصوبۂ عمل کے نفاذ کی صورت میں ہونے والے اخراجات سے ہے۔اس مطالعے کے نتائج سے گورنر/ بورڈ کو جلد آگاہ کردیا جائے گا۔

**مستقبل کے منصوبے**۔انتظامیہ کا ارادہ ہے کہ وہ ایچ آر اور تبدیلی کا موجودہ منصوبۂ عمل ضروری ردوبدل کے ساتھ جاری رکھے گی۔ادارے میں جو شعبے موجود ہیں اور جو نئے شعبے قائم ہوں گے ان میں افرادی قوت کی ضرورت ہوگی جسے پورا کرنے کے لیے مینجمنٹ ٹرینی آفیسرز اسکیم مستقبل قریب میں شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ یہ اسکیم، گذشتہ دس سال کے دوران بی ایس سی میں بھرتیوں سے پیدا ہونے والا خلا پُر کرنے میں مدد دے گی۔ ملک کے دور دراز علاقوں میں واقع بعض فیلڈ آفسز میں کیش افسران باضابطہ بھرتی کے علاوہ کنٹریکٹ بنیاد پر بھی لیے جائیں گے۔

عمدہ کارکردگی دکھانے والوں کو انعامات دینے کی غرض سے پروموشن کی موجودہ پالیسی پر نظر ثانی کی جارہی ہے۔سیدات حیدر مرشد ایسوسی ایٹس کے تشخیصی مطالعے کی روشنی میں ادارہ جاتی پیش رفت/تبدیلی کا منصوبۂ عمل تیار کرنے کے لیے متعلقہ کانفرنس اگلے چند مہینوں میں منعقد ہوگی جو اگلے پانچ سال کا عمومی منصوبہ بھی بنائے گی۔

### 8.10 تربیتی امور

اسٹیٹ بینک بی ایس سی میں منظّم و مرتب تربیت کا سلسلہ ادارہ جاتی پیش رفت/ تبدیلی کے منصوبۂ عمل کو دیکھتے ہوئے شروع کیا گیا تھا جس کا دوسرا سال مکمل ہوا ہے۔ بی ایس سی کے انسانی وسائل کی مہارت کو بحیثیت مجموعی بہتر بنانا اس تربیتی عمل کا مقصد ہوتا ہے جسے پورا کرنے کے ساتھ ساتھ دوران سال یہ بھی پیش نظر رکھا گیا کہ بالخصوص کسٹمر سروسز، تنازعات کے حل، تزویراتی سوچ، اور آئی ٹی کے حوالے سے موجود اہلیت کے فقدان کو دور کیا جائے۔ سابقہ تربیتی پروگراموں کے موضوعات اور تفصیل کا بھی جائزہ لیا گیا اور مذکورہ فقدان کو دور کرنے کے لیے جہاں ضروری محسوس ہوا ردوبدل کیا گیا۔اس کے علاوہ تمام اہم تنظیمی سطحوں پر مینجمنٹ ڈیولپمنٹ پروگرام شروع کیے گئے۔

م س09ء کے دوران تربیت پانے والے افسران کی تعداد سابق سے دگنی سے بھی زائد ہوگئی جس کا سبب دوران سال شروع کیے گئے متعدد پروگرام ہیں مثلاً مڈل لیول مینجمنٹ ٹریننگ پروگرام (ایم ایم ٹی پی)، اسکل ڈیولپمنٹ پروگرام (ایس ڈی پی)، کسٹمر سروسز ماڈیول، اور گلوبس، اور ریکل اور ایم ایس آفس پر ٹی او ٹی، پی ایم ایس پر تربیت، وغیرہ۔

م س10ء میں متعلقہ افراد کی ضروریات پورا کرنے اور مذکورہ پروگراموں کا دائرہ بڑھانے کے ساتھ ساتھ ''ڈیسک ٹاپ اہلیت'' میں اضافے کی غرض سے نئے اقدامات کیے جائیں گے، چنانچہ پرسونیل مینجمنٹ میں بہتری کے لیے، اور مخصوص گروپ کو مخصوص تربیت فراہم کی جائے گی۔ 'کارکردگی نکھارنے والے محرکات'، 'مسائل کے حل اور فیصلہ سازی کی اہلیت'، 'کام کے دباؤ اور وقت پر کیسے قابو پایا جائے' جیسے موضوعات پر بھی ہلکا پھلکا تربیتی مواد لایا جائے گا تاکہ رویوں میں وہ تبدیلی آئے جس کی بی ایس سی میں اشد ضرورت ہے۔